ماہِ رمضان کے فضائل

مدرس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ)) —— وَفِیْ رِوَایَۃٍ : ((اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ)) (رواہ البخاری و مسلم)

''حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے: رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں)''۔

اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ حرم شریف کی زمین کو روئے ارضی کے ہر خطہ پر فضیلت حاصل ہے' ہفتے کے دنوں میں جمعہ کے دن کو دوسرے ایام پر فضیلت حاصل ہے' اسی طرح مہینوں میں ماہِ رمضان کو دیگر مہینوں پر خصوصی فضیلت حاصل ہے۔ اسی ماہِ مبارک میں قرآن مجید نازل ہوا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت اور راہ نمائی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں اس ماہ کی یہ منفرد خاصیت بتائی ہے کہ رمضان شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ یوں لوگوں کے لیے ماحول سازگار بنا دیا جاتا ہے جس میں نیکیاں کمانا آسان ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس ماہِ مبارک میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھنے میں آتا ہے کہ رمضان شریف میں مسجدوں کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے اور لوگ جوق در جوق مسجدوں میں آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ جو لوگ رمضان کے مہینے میں ہی مسجد میں آنا شروع کرتے ہیں یا تو وہ دورانِ رمضان ہی مسجد کے ساتھ تعلق توڑ بیٹھتے ہیں یا

com

پھر رمضان کے بعد وہ مسجد میں آنا چھوڑ دیتے ہیں' اِلّا ماشاء اللہ۔ اس کی وجہ صاف نظر آتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سازگار ماحول مہیا کیا جاتا ہے تو لوگ اس سے فوری متاثر ہو کر نیکی کی طرف راغب تو ہوتے ہیں' مگر اُن کی سالہا سال کی بداعمالی غالب آ جاتی ہے اور انہیں اس سازگار ماحول سے بھی فائدہ اٹھانے کی توفیق میسر نہیں آتی۔ رمضان اپنی سعادتوں' برکتوں اور رحمتوں کو سمیٹ کر رخصت ہو جاتا ہے اور بداعمال ویسے کے ویسے ہی رہ جاتے ہیں۔ بعض لوگوں نے تو اپنی طبیعت کو اس قدر مسخ کر لیا ہوتا ہے کہ رمضان کی یہ نورانی ساعتیں اُن کے کردار و عمل پر ذرہ برابر بھی اثر نہیں کرتیں۔ ایسے لوگ رمضان میں بھی چوریاں کرتے' ڈاکے ڈالتے' دھوکہ دیتے' لوٹ مار اور قتل و غارت کرتے رہتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں کہ انہیں رمضان شریف کا احترام بھی نصیب نہیں ہوتا۔ اللہ کی پناہ! کہ یہ بہت بڑی بدبختی ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ کے نزدیک جب اللہ کے نیک اور صالح بندے رمضان کے دوران حسنات و طاعات میں منہمک ہو جاتے ہیں' وہ دن کو روزہ رکھ کر زیادہ وقت ذکر و اذکار اور تلاوت کلام پاک میں گزارتے ہیں اور راتوں کا بڑا حصہ تراویح و تہجد' تلاوتِ قرآن' دعاء و استغفار میں بسر کرتے ہیں تو ان کے اَنوار و برکات سے متاثر ہو کر عوام مؤمنین کے قلوب بھی رمضان مبارک میں عبادات اور نیکیوں کی طرف زیادہ راغب اور بہت سے گناہوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ عبادت کی یہ عام فضا ان تمام طبائع کو جن میں کچھ بھی صلاحیت ہوتی ہے' نیکیوں کی طرف مائل اور شر و خباثت سے متنفر کر دیتی ہے۔

اس ماہِ مبارک کی خاص عبادت دن کا روزہ اور رات کی تراویح ہے جو ماحول کو پُرنور اور بابرکت بنا دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ سازگار ماحول میسر آ جائے تو کام کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رمضان کا مہینہ وہ سنہری موقع فراہم کرتا ہے کہ بندہ اس ماحول سے خاطر خواہ فائدہ اٹھاتے ہوئے برائیوں کو چھوڑنے کا عزم کر لے۔ وہ برائی جس کا چھوڑنا عام حالات میں بڑا مشکل ہو' رمضان میں وہ نسبتاً آسانی سے چھوڑی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی اور عنایت کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں اپنی روحانی کمزوریوں اور عملی کوتاہیوں سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر سگریٹ نوشی کرنے والے اس ماہِ مبارک کے دوران ادنیٰ سی کوشش کے ساتھ اس عادتِ بد سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر مسلمان کو برائیاں چھوڑنے کے لیے کمر ہمت باندھ لینی چاہیے۔

© rasailojaraid

غیبت گناہِ کبیرہ ہے‘ رمضان کا آغاز ہوتے ہی ہمیں پختہ عہد کر لینا چاہیے کہ جہاں ہم دن کا روزہ رکھیں گے وہاں سارا دن کسی کی غیبت نہیں کریں گے اور قرآن کے یہ الفاظ وردِ زبان رکھیں گے:﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ (الحُجرات:١٢) ’’تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے‘‘۔ یہ مشق رمضان کے پہلے ہفتے میں پوری توجہ کے ساتھ جاری رکھیں۔ دوسرا ہفتہ شروع ہو تو جھوٹ سے مکمل پرہیز کا عہد کر لیں اور آیت قرآنی:﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ﴾ (الزمر)’’بیشک اللہ تعالیٰ کسی جھوٹے ناشکرے کو ہدایت نہیں دیتا‘‘ ہر وقت پڑھتے رہیں اور کوئی بھی خلافِ واقعہ یا جھوٹی بات نہ کہیں۔ ایک ہفتے کی یہ سنجیدہ کوشش اس سازگار ماحول کی برکت سے کامیاب ہو جائے گی اور جھوٹ چھوٹ جائے گا۔ اسی طرح تیسرے ہفتے میں حصولِ رزق کے معاملے میں محتاط ہونے کا عہد کریں اور آیت قرآنی:﴿وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ (المائدة:٨٨)’’اور کھاؤ اس رزق میں سے جو اللہ نے تم کو دیا حلال اور پاکیزہ‘‘ کا ورد کرتے رہیں۔ پھر چوتھے ہفتے میں وعدہ خلافی سے تائب ہو جائیں اور آیت قرآنی:﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا﴾ (بنی اسرائیل)’’اور عہد کو پورا کرو‘ بیشک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا‘‘ پڑھتے رہیں۔ اگر رمضان کے دوران یہ چار گناہ چھوٹ جائیں تو یوں سمجھئے کہ ہم نے رمضان کے سازگار ماحول سے پورا فائدہ اٹھایا اور اللہ کی رحمت سے بھرپور استفادہ کیا۔ بصورتِ دیگر رمضان مبارک آ کر گزر جائے گا اور کردار میں کوئی مثبت تبدیلی نہیں آئے گی۔ اللہ کی رحمت کی ارزانی سے کوئی فائدہ نہ اٹھانا بہت بڑی ناشکری اور بدبختی ہے۔ کردار و عمل کی اصلاح کے بغیر روزے کی مشقت بھی نری بھوک اور پیاس برداشت کرنا ہے جس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں‘ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ)) (رواہ البخاری وابو داوٗد والترمذی)

’’جس شخص نے روزہ کے دوران جھوٹی بات اور باطل کام نہ چھوڑا تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں‘‘۔

آیئے ارادہ کریں کہ رمضان کے مقدس ماحول سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی عملی کوتاہیوں کو دُور کریں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

.com